تبصرے

اسلامی مذاہب - از جناب غلام احمد صاحب حریری ایم۔اے، تقطیع کلاں، ضخامت ۳۱۵ صفحات، کتابت وطباعت بہتر، قیمت مجلد -/۹ - پتہ - ملک برادرز پبلیشرز۔ کارخانہ بازار، لائلپور۔ (مغربی پاکستان)

شیخ محمد ابوزہرہ عصر حاضر کے نامور عالم، بلند پایہ محقق اور کثیر التصانیف مصنف ہیں۔ موصوف نے کئی برس ہوئے ایک نہایت مفید اور معلومات افزا کتاب المذاہب الاسلامیہ کے نام سے لکھ کر شائع کی تھی جس میں اپنے مخصوص طرز میں شروع سے آج تک کے ان فرقوں کا تذکرہ کیا تھا جو مسلمانوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ شیخ نے ان فرقوں کو تین اقسام میں منقسم کیا ہے (۱) سیاسی۔ (۲) اعتقادی اور (۳) فقہی۔ اس کتاب میں انھوں نے صرف اول الذکر دو قسم کے فرقوں کے حالات اور ان کی تاریخ لکھی ہے۔ شروع میں اس پر گفتگو کی ہے کہ مسلمانوں میں اختلافات کن اسباب سے پیدا ہوئے۔ نیز یہ کہ ان اختلافات کی نوعیت کیا ہے؟ یعنی وہ اساسی اور اصولی ہے یا محض جزئی وفروعی۔ اس سلسلہ میں شیخ نے بعض ایسے فرقوں کا ذکر بھی کر دیا ہے جن کا اسلام اور مسلمانوں سے سرے سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے، اور اپنے اس عمل کی وجہ یہ بتائی ہے کہ یہ فرقے بھی قرآن کو کلام الٰہی مانتے اور اپنے مزعومات کے لیے اس سے استدلال کرتے ہیں، بہرحال شیخ کی دوسری کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی لائق مطالعہ اور قابلِ قدر ہے۔ زیر تبصرہ کتاب اسی کا اُردو ترجمہ ہے جو شگفتہ، سلیس اور رواں دواں ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ غیر عربی داں حضرات بھی شیخ کی کتاب سے استفادہ کر سکیں گے اور اس طرح اردو لٹریچر میں ایک عمدہ کتاب کا اضافہ بھی ہوا۔

لحن صریر ، از جناب عبدالعزیز صاحب خالد، تقطیع متوسط، ضخامت ۲۱۳ صفحات کتابت وطباعت اور کاغذ اعلیٰ۔ قیمت مجلد -/۳ - پتہ - بک لینڈ - نمبر ۱۲ - محمد بلڈنگ - بندر روڈ، کراچی۔

عبدالعزیز خالد شاعری کی شکل میں اردو شعر و ادب کے آسمان پر چند برس پہلے جو ہلال نو

طلوع ہوا تھا وہ بدرِ کامل بننے کی منزل کی طرف بڑی سرعت سے رواں دواں ہے۔ یہ شاعری آج کل کی ترقی پسند یا جدید شاعری کا صورتاً و معناً مکمل اور نہایت کامیاب جواب ہے۔ اور اگر ھیگل کا نظریہ صحیح ہے کہ ہر چیز اپنی ضد کو پیدا کرتی ہے تو کہا جا سکتا ہے کہ جدید شاعری کی ظلمتوں کے بطن سے ہی خالد کی شاعری کا آفتاب تازہ پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ جدید یا ترقی پسند شاعری کے برخلاف خالد کی شاعری کا سارا تار و پود دینِ قیم کے اعلیٰ اخلاقی اور روحانی اقدار سے تیار ہوا ہے تخیل میں بجائے ژولیدگی اور انتشار کے ایک تسلسل قطعیت اور مقصدیت ہے۔ ابلاغ اس کا نمایاں ترین وصف ہے۔ وہاں ابہام۔ اغلاق اور تعقید اس بلا کا ہوتا ہے کہ سررشتۂ مضمون کو پکڑنا آسان نہیں اور یہاں تلمیحات اور تضمینات کی وہ بھرمار ہے کہ قاری جب تک علامہ نہ ہو پورے کلام کو سمجھ لینے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اور اس بنا پر خالد سے بھی لوگوں کو وہی شکایت ہو سکتی ہے جو ایک زمانہ میں غالب سے سخنورانِ کامل کو ہوئی تھی۔ لیکن ہمیں امید رکھنی چاہیے کہ جس طرح غالب کی شاعری نے نقطۂ عروج پر پہونچکر خود ہی ... "گر یم مشکل و گرنہ گویم مشکل" کا حل پیدا کر لیا تھا۔ خالد کی شاعری بھی وقت آنے پر ایک ایسا رخ اختیار کر لے گی جو اسے عوام سے قریب کر دے گی۔ بہر حال یہ کتاب بھی جو رباعیات کا مجموعہ ہے شاعر کی تمام معنوی و لفظی خصوصیات کا حامل ہے۔ اس میں روحانی اور اخلاقی اقدار کا ابلاغ بھی ہے اور عہدِ جدید کے سماج کی گمراہیوں، غلط اندیشیوں اور شعر و ادب کی کجروی پر سرزنش اور تنبیہ بھی۔ علاوہ ازیں کچھ روحانی رباعیات بھی ہیں لیکن دقت پسندی اور پرگوئی کے ساتھ کچھ استقام کا رہ جانا ناگزیر امر ہے۔ چنانچہ یہ مجموعہ بھی اس سے خالی نہیں ہے۔ مثلاً رباعی نمبر ۱۲ میں۔ "ہم کاسہ و ہم کاسس ہیں جہل و حکمت" میں حکمت کو جہل کا حکم دینا صحیح نہیں ہے اور اس کی دو وجہیں ہیں اول یہ کہ قرآن میں حکمت کو خیر کثیر۔ فرمایا گیا ہے۔ دوم یہ کہ جہل کی ضد علم آتی ہے حکمت نہیں چنانچہ فانی نے اسی مضمون کو اس سے بہتر طریقہ پر اس طرح بیان کیا ہے ؎

حاصلِ علم بشر جہل کا عرفاں ہونا
عمر بھر عقل سے سیکھا کیے ناداں ہونا